REGD. No L 5254

ڈبر ڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

روزنامہ الفضل لاہور

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے پاکستان ۲۴ روپے

فی پرچہ ۱۰/ ششماہی ۱۳ روپے سہ ماہی ۷ روپے ماہانہ ۲½ روپے

جلد ۳۹/۵ | بدھ ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ ۲۴ صلح ۱۳۳۰ ہش ۲۴ جنوری ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۰

ظفر اللہ خاں اٹیلی سے ملے

لندن ۔ ۲۳ جنوری ۔ آج پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خان نے برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر اٹیلی سے ملاقات کی ۔ آپ نے تعلقات دولت مشترکہ کے نائب وزیر سے بھی ملاقات کی ۔ امید کی جاتی ہے ۔ کہ آپ لیک سکسیس روانہ ہونے سے پہلے وزیر خارجہ برطانیہ مسٹر بیون سے بھی ملاقات کریں گے ۔ جہاں آپ سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کے متعلق پاکستانی نظریے کی وضاحت کے لئے جارہے ہیں ۔

سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس

لاہور ۔ ۲۳ جنوری ۔ آج سہ پہر کو یہاں مسلم لیگ کے سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس خان لیاقت علی خاں صدر آل پاکستان مسلم لیگ کی صدارت میں منعقد ہوا بورڈ کے ممبران کے علاوہ اسمیں صورت حال کا جائزہ لینے والے تحقیقاتی کمیشن کے ممبران نے بھی شرکت کی یہ اجلاس ۲½ گھنٹے جاری رہنے کے بعد کل ۴½ بجے سہ پہر تک کیلئے ملتوی ہو گیا

کوریا میں جنگ بند کرنے کے متعلق چین نے اقوام متحدہ کی تجاویز تسلیم کرلیں

لیک سکسیس ۔ ۲۳ جنوری ۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں کوریا کے مسئلہ پر چین کی نئی تجاویز پر بحث کرتے ہوئے برطانوی مندوب مسٹر گلیڈون نے کہا چین کی نئی تجاویز میں اس نے اقوام متحدہ کے جنگ بند کرنے کے متعلق اصل تجاویز کو قریباً قریباً مان لیا ہے ۔ ان تجاویز میں کہا گیا ہے کہ کوریا میں محدود طور پر جنگ بند کردی جائے ۔ اور اگر بیرونی فوجیں نکل جائیں تو چین بھی اپنے تمام رضاکاروں کو کوریا سے نکل آنے کا حکم دے دے اور اسکے علاوہ تمام معاملات پر جن میں مشرق بعید کے امور بھی شامل ہیں مشترکہ گفتگو کرنے کیلئے ، ملکوں کی ایک کانفرنس بلائی جائے ۔ چین نے ان تجاویز میں یہ درخواست بھی کی ہے کہ چین کو اقوام متحدہ کا باقاعدہ ممبر بنالیا جائے ۔

خان لیاقت علی خاں کا ورود لاہور

لاہور ۔ ۲۳ جنوری ۔ پاکستان مسلم لیگ کے صدر وزیر اعظم خان لیاقت علی خاں آج دوپہر کو ۱۲½ بجے کے قریب بذریعہ ہوائی جہاز کراچی سے لاہور پہنچے ۔ رائل پاکستان ایئر فورس کے ہوائی اڈے پر گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر صوبائی مسلم لیگ کے صدر صوفی عبد الحمید پنجاب کے اعلیٰ سول و فوجی حکام ، سفارتی نمائندے ، زعماء مسلم لیگ اور دیگر معززین شہر آپ کے استقبال کے لئے موجود تھے ۔ پاکستانی فوج کے ایک چاق و چوبند دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا ۔ جب آپ اس کے معائنہ سے فارغ ہوئے تو کمشنر لاہور ڈویژن مسٹر فدا حسن نے سفارتی نمائندوں اور افسران حکومت سے آپکا تعارف کرایا ۔ اس کے بعد آپ صدر صوبائی مسلم لیگ صوفی عبد الحمید کی معیت میں مسلم لیگی زعماء اور دیگر معززین شہر سے متعارف ہوئے ۔ وزیر اعظم لاہور میں سردست ۵ روز تک قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں ۔ اس عرصہ میں آپ ۷ کلب روڈ میں مقیم رہیں گے اسنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کے متعدد اجلاسوں میں صدارت کے فرائض سرانجام دیں گے ۔ بورڈ ان اجلاسوں میں فیصلہ کریگا کہ کن امیدواروں کو مسلم لیگ کا ٹکٹ دیا جائے ۔ بورڈ کی طرف سے تمام لیگی امیدواروں کا ۲۹ جنوری تک اعلان کردیا جائیگا ۔ (سٹاف رپورٹر)

نزدیک و دور سے

لاہور ۔ ۲۳ جنوری ۔ ربوہ میں درختوں کی کمی کو پورا کرنے کے پیش نظر محکمہ جنگلات پنجاب نے ۱۴ فروری ۱۹۵۱ء کو یوم شجرکاری منانے کا فیصلہ کیا ہے

راولپنڈی ۔ ۲۳ جنوری معلوم ہوا ہے کہ کل پاکستان مسلم لیگ کے صدر مسٹر لیاقت علی خان اندرونی کیلئے راولپنڈی بھی جائیں گے اور چند ایک دیہات میں عام جلسوں کو بھی خطاب کریں گے

تائی پے ۔ ۲۳ جنوری ۔ حکومت فورموسا کے ایک ترجمان نے اس اندیشہ کا اظہار کیا ہے کہ اشتراکی چین وسیع پیمانہ جزیرہ فارموسا کو فضائی حملوں کا نشانہ بنائیگا

ہیگ ۔ ۲۳ جنوری ۔ ولندیزی لیبر پارٹی کے لیڈر نے نیوگنی کے متعلق ایک عجیب و غریب تجویز پیش کی ہے کہ ولندیزی نیوگنی کا اقتدار ری پبلک کو سونپ دیا جائے لیکن اس کی تولیت ۲۰ سال تک ولندیزیوں کے ہاتھ میں رہے گی ۔

نیویارک ۔ ۲۳ جنوری ۔ کل امریکن کیمیکل سوسائٹی کے ڈنر پر تقریر کرتے ہوئے ایٹمی سائنس کا نوبل پرائز حاصل کرنے والے ڈاکٹر ہیرلڈ نے تقریر کرتے ہوئے کہا امریکہ کو روس کو متنبہ کردینا چاہیئے ۔ کہ اگر اس نے یورپ میں کسی قسم کی کوئی غلط حرکت کی ۔ تو اس کا جواب فوراً ایٹم بم سے دیا جائے گا ۔

سنگاپور ۔ ۲۳ جنوری ۔ موتمر عالم اسلامی کے سالانہ اجلاس میں شرکت کیلئے یہاں کی مسلم جماعتوں کے نمائندے محمد خان اور السید عبد اللہ الاہی گے

انڈونیشیا کی مسجومی پارٹی کی طرف سے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی حمایت کا اعلان

جکارتا ۔ ۲۳ جنوری ۔ انڈونیشیا کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی مسجومی نامی کے ایک زعیم نے پارٹی کی طرف سے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں پاکستان کی حمایت کا پھر اعلان کیا ہے انہوں نے آج ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہندوستان کا کشمیر کے پاکستان میں شمولیت سے اس وجہ کی بناء پر انکار کرنا کہ ریاست جموں و کشمیر کا حکمران ہندو ہے ایک ایسی دلیل ہے جس کی وہ اپنے عمل سے خود نفی کر چکا ہے ۔ حال ہی میں اس نے حیدر آباد پر زبردستی قبضہ کیا تھا ۔ حالانکہ اس کا حکمران مسلمان ہے ۔ آپ نے بتایا ۔ کہ موتمر عالم اسلامی پاکستان کی طرف سے حال ہی میں اقوام متحدہ کو جو محضر پیش کیا گیا تھا ۔ اس پر ہماری پارٹی کے صدر ڈاکٹر سکیمان نے بھی دستخط کرکے اپنے نظریے کا اعلانیہ اظہار کیا تھا ۔ کیونکہ ریاست جموں و کشمیر کے عوام کی اکثریت مسلمان ہے ۔ پارٹی کے اس معزز لیڈر کے بیان کا انڈونیشیا کے ہر سیاسی طبقے نے گرمجوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ وقت آگیا ہے ۔ انڈونیشیا کی سیاسی جماعتیں تمام اسلامی ملکوں کے امور کی طرف خاص توجہ دینا شروع کردیں ۔

کپڑے کی صنعت کو فروغ دیجئے !

کراچی ۔ ۲۳ جنوری آج یہاں ایک کپڑے کے کارخانے کا افتتاح کرتے ہوئے الحاج خواجہ ناظم الدین بالقابہ نے کارخانہ داروں کو صنعتی میدان میں آگے آکر ملک کے ہر خطے میں کپڑے کے کارخانے قائم کرنے کی اپیل کی ۔ تاکہ ۱۰ لاکھ تکلوں کی تعداد جلد از جلد پوری ہو جائے جو ملک کے صنعتی ترقی کے منصوبوں میں پہلے ۵ سالوں کے لئے مقرر ہے ۔ آپ نے کہا صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے لئے حکومت سب سے پہلے کپڑا پیدا کرنے کی سکیموں پر عمل کر رہی ہے ۔ اور اس کے لئے نئی سکیموں میں بہت زیادہ گنجائش رکھی گئی ہے ۔

پاکستان و ہسپانیہ میں تجارتی معاہدہ

میڈرڈ ۔ ۲۳ جنوری ۔ کل پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ لندن کے لئے روانہ ہوں گے کل یہاں پاکستان و ہسپانیہ میں ایک تجارتی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں ۔

ستر سکھ پنڈی آئیں گے

راولپنڈی ۔ ۲۳ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ ۷۰ نرنکاری سکھوں کا ایک جتھہ اپنے ایک گوردوارہ کی زیارت کے لئے ۶ فروری کو یہاں آئے گا ۔ یہ جتھہ بابا گوربخش سنگھ کی قیادت میں پنجہ صاحب بھی جائے گا ۔

لندن ۔ ۲۳ جنوری ۔ معلوم ہوا ہے کہ جرمن میں اشتراکی فضائیہ کے پاس غالباً جلد ہی ایک ہزار جدید ترین روسی لڑاکا طیارے شامل ہو جائیں گے ۔ جن کو دنیا بھر میں دوسرے درجے پر تیز رفتار تصور کیا جائے گا ۔ ان طیاروں کو برلن اور مغربی منطقہ کی سرحدوں کے درمیان اکثر اڑتے دیکھا گیا ہے ۔

کراچی ۔ ۲۳ جنوری ۔ مرکزی حکومت نے نئے قواعد کے تحت پاکستان کی مالی صنعتی کارپوریشن کو ہر چھ ماہ کے بعد قرضوں کے دینے اور درخواستوں وغیرہ کے متعلق رپورٹ بھیجنے رہنے کی ہدایت کی ہے

فارموں کے مطابق اطلاعیں بھیجئے

لاہور ۔ ۲۳ جنوری ۔ ہند پنجاب اور مقررہ حدود میں واقع ریاستوں کے اجڑے ہوئے پرائیویٹ اداروں کے جملہ مسلم استادوں ، لیکچراروں ، پرنسپلوں ، ہیڈ ماسٹروں ہیڈ مسٹرسوں اور ان اداروں کی انتظامیہ کمیٹیوں کے مینیجروں یا سکرٹریوں کو چاہیئے ۔ کہ ڈاکخانوں یا کواپریٹو بنکوں کے علاوہ دوسرے بنکوں میں اپنی چھوڑی ہوئی رقوم کے متعلق اطلاعات کو فارم الف ، ب اور ج کے مطابق درج کرکے سپیشل ڈیوٹی پر متعین افسر کے پاس ڈائرکٹر تعلیم پنجاب لاہور کے دفتر میں ارسال کریں ۔

اسٹالین کا حلقہ انتخاب

لندن ۔ ۲۳ جنوری ۔ فروری میں سپریم سوویٹ کے جو انتخابات ہونے والے ہیں ان میں مارشل سٹالین نے لینن گراڈ کے ضلع کیروف میں کھڑے ہونے کا فیصلہ کیا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اسٹالین خود لینن گراڈ نہیں جائیں گے ۔ لیکن اس سے کوئی خاص فرق پڑنے کا اندیشہ نہیں ہے ، اس حلقہ میں کوئی دوسرا امیدوار نہیں ہوگا ۔ اور سو فیصدی ووٹ انہی کے حق میں پڑیں گے ۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

”ڈیرہ غازی خاں کے مرزائیوں کی شکست فاش“ کی حقیقت

مندرجہ بالا عنوان سے احرار کے آرگن ”آزاد“ مؤرخہ ۲۲ جنوری ۱۹۵۱ء کے صفحہ اول پر ڈیرہ غازیخاں کے ایک مناظرہ کی روئداد شائع ہوئی ہے جس میں مضمون نگار نے احراری ”راست گفتاری“ اور ”صداقت شعاری“ کا پورا پورا نمونہ پیش کیا ہے یہ روئداد اول سے آخر تک غلط بیانی دروغگوئی اور جھوٹ سے پر ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آزاد کا یہ رپورٹر کہ جس نے اپنا نام تک ظاہر کرنے کی جرأت نہیں کی خود آزاد کی طرح راست گفتاری اور صداقت شعاری کی پابندیوں سے ہر طرح آزاد ہے۔

اس مختصر سی رپورٹ میں اسے اپنی فتح اور ہماری شکست دکھانے کے لئے متعدد جھوٹ بولنے پڑے ہیں۔ مثلاً

(۱) پہلا جھوٹ یہ بولا ہے کہ مولوی غلام محمد صاحب سے مولوی عبد الغفور صاحب احمدی کا مناظرہ ہوا حالانکہ جناب مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ عرصہ سے لاہور میں متعین ہیں اور پانچ چھ ماہ سے وہ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں آئے ہی نہیں ہیں۔ دراصل مناظر جناب مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل تھے۔ سچ ہے۔ دروغ گورا حافظ نباشد

(۲) دوسرا جھوٹ یہ گھڑا ہے کہ ”فریقین نے مناظرہ کا صدر حاجی پیارا صاحب کو چن لیا اور طے کر لیا کہ پانچ پانچ منٹ میں دونوں مناظر اپنی تقریر کریں گے“ حالانکہ یہ دونوں باتیں سراسر خلاف واقعہ ہیں۔ حاجی پیارا صاحب صرف غیر احمدیوں کے صدر تھے۔ اور جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عزیز احمد صاحب وکیل صدر مقرر تھے اور تقاریر بجائے پانچ پانچ منٹ کے ابتدائی بیس بیس منٹ اور باقی دس دس منٹ کی تھیں۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ بعض دفعہ غیر احمدی مناظر نے دلائل سے تہیدست ہو کر اور جائے گویائی نہ پاکر اپنا وقت چھوڑ دیا تھا

(۳) تیسرا جھوٹ یہ بولا کہ مولوی غلام محمد صاحب کے دلائل حیات مسیح کا جواب مرزائی مبلغ کچھ نہ دے سکا۔ اور پیارا خان صاحب نے فیصلہ دیا کہ مرزائی جھوٹے ہیں۔

حالانکہ یہ دونوں باتیں خلاف واقعہ ہیں۔ احمدی مناظر نے مولوی غلام محمد صاحب کی ان دو دلیلوں کا جو وہ بار بار پیش کرتے رہے تھے دلائل رد کرنے کے بعد قرآن مجید اور احادیث نبویہ اور اجماع صحابہ سے وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے جو دلائل دئیے مولوی غلام محمد صاحب آخر تک ان کا کوئی جواب نہ دے سکے جس کا اندازہ اسی وقت پبلک نے خود ہی لگا لیا تھا۔ ایسے ہی پیارا خان صاحب نہ تو بطور حکم مقرر تھے۔ اور نہ انہوں نے کوئی فیصلہ ہی دیا۔

(۴) پھر چوتھا جھوٹ کہ جس کی خاطر غالباً مضمون نگار کو مذکورہ بالا تین جھوٹ بولنے پڑے یہ ہے کہ ”آخر کار ڈیرہ غازی خاں کے مرزائی مبلغ مولوی عبد الغفور اور امیر جماعت مرزائیہ ڈیرہ غازیخان شکست کھا کر اپنے اپنے گھروں کو لوٹ آئے“۔ شکست کی بھی خوب کہی اگر مضمون نگار نے ہماری فتح کا اعتراف کرنا ہوتا۔ تو پھر اسے اتنے جھوٹ کیوں گھڑنے پڑتے ہم اپنی مبینہ شکست اور احرار کی مزعومہ فتح کے متعلق صرف اتنا عرض کرتے ہیں۔ کہ جن نو احمدیوں کو احمدیت سے پھیرنے کے لئے انہوں نے مناظرہ کی طرح ڈالی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ مناظرہ سنکر زادتھم ایمانا کا مصداق بن گئے۔ ہاں اگر غلط بیانی دروغ گوئی۔ بدزبانی۔ فتنہ پردازی اور شر انگیزی کا نام احرار کی زبان میں فتح مندی ہے۔ تو پھر ہم واقعی شکست خوردہ ہیں اور احرار فاتح ہیں۔ اور اگر فتح کے معنے دلائل صداقت اور اعلےٰ اخلاق سے دلوں کو فتح کرنا ہے تو یہ فتح نہ کبھی احرار کو نصیب ہوئی۔ اور نہ ہوگی۔

ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا۔

نصف صدی سے دشمنان احمدیت اپنی فتح اور ہماری شکست کا ڈھنڈورا پیٹتے چلے آتے ہیں۔ لیکن ہو وہی رہا ہے جو خدا کو منظور ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے تھے۔ لیکن آج آپ کے جاں نثار لاکھوں تک پہونچ چکے ہیں۔ اور عنقریب کروڑوں تک پہونچنے والے ہیں۔ بلکہ ایک وقت آئے گا۔ کہ روئے زمین پر صرف احمدیت ہی جو حقیقی اسلام ہے دکھائی دے گی انشاء اللہ

سیکرٹری جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی کی اطلاع کے لئے

مجلس خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی کی سب کمیٹی کے سلسلے میں ضلع راولپنڈی کی مجالس کی طرف سے ایک نمائندے کا انتخاب عمل میں لانے کے لئے ۲۸ جنوری بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے دوپہر ایک خصوصی اجلاس منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ یہ اجلاس دفتر انجمن احمدیہ مری روڈ راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ ضلع راولپنڈی کی جملہ مجالس کے قائدین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر اس اہم اجلاس میں شرکت فرمائیں۔

محمود احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

درخواست دعا

– از مکرم وکیل التبشیر صاحب –

مولوی نذیر احمد علی صاحب سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ جو کہ اس وقت لنڈن میں زیر علاج ہیں بذریعہ ہوائی ڈاک اطلاع دیتے ہیں کہ ان کا لنڈن کے Brompton ہسپتال میں معائنہ ہوا۔ ڈاکٹر نے کہا T. B. تو بالکل نہیں البتہ Bronchrectasis ہے۔ لیکن ہسپتال میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے داخل نہیں کرسکتے۔ البتہ پنسلین اور دوسری ادویات کے ذریعہ موجودہ خطرناک حالت سے بچانے کی کوشش کی جائے گی۔ لیکن یہ عارضی علاج ہے۔ مستقل علاج پھیپھڑے کا کاٹ دینا ہے۔ جو کہ نہایت خطرناک ہوتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں مستقل صحت عطا فرمائے۔

لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام امتحان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام قرآن مجید اور کتاب ذکر الٰہی کے امتحان کی تاریخ ۱۱/۲/۵۱ مقرر ہوئی ہے۔ بیرونی لجنات کی ممبرات کے لئے قرآن مجید اور دوسرے پارے کا ترجمہ اور کتاب ذکر الٰہی کو بطور نصاب مقرر کیا گیا ہے۔ اور ربوہ کی ممبرات کے لئے قرآن مجید کے تیسرے پارہ کے نصف اول کا ترجمہ اور کتاب ذکر الٰہی بطور نصاب مقرر ہوئی ہے لجنات اپنے اپنے ہاں زیادہ سے زیادہ ممبرات کو اس امتحان میں شامل کریں۔ نیز امتحان میں شامل ہونے والی ممبرات کی فہرست ۱/۲/۵۱ تک دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تاکہ انہیں سوالات کا پرچہ بروقت بھجوایا جاسکے۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ربوہ

درخواست دعا

:- عبد القدیر صاحب عاصم گنج مغلپورہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خورشید احمد لاہور

آپ کی جماعت کے وعدوں کی فہرست

حضور کی خدمت میں پیش ہو چکی ہے؟

تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستوں کا جلد سے جلد مرکز میں پہونچنا نہائت ضروری ہے۔ تا آمد کا صحیح اندازہ کر کے بجٹ وقت کے اندر تیار کیا جاسکے۔ جملہ سیکرٹریان تحریک جدید اور مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقوں کی دفتر اول اور دفتر دوم کی مکمل فہرستیں جس قدر جلد ہو سکے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں روانہ فرمادیں۔ وکیل المال ثانی تحریک جدید

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

سے عرض کرتے ہیں کہ وہ خود دیکھ لیں کہ ”مسلم لیگ“ کے کاز کو تمام دشمن اخبارات نے ملکر اتنا نقصان نہیں پہنچایا۔ جتنا روزنامہ زمیندار تنہا پہونچا رہا ہے۔ علمائے اسلام بتائیں کہ کیا اسلام کی بنیاد نعوذ باللہ اسی قسم کی افترا پردازی پر ہے۔ جس قسم کی افترا پردازی روزنامہ زمیندار کر رہا ہے کیا صدر اول کے مسلمانوں نے اس طرح کے بے بنیاد جھوٹ بول بولکر اسلام کی اشاعت کی تھی؟ اور عوام مسلمانوں کی توجہ ہم اس طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ کہ ایسا مخالف صداقت افترا پرداز کذب باف روزنامہ ملک و قوم کی کیا خدمت کرسکتا ہے؟

روزنامہ الفضل لاہور
۲۴ جنوری ۱۹۵۱ء

کیا حکومت کوئی مؤثر اقدام کریگی؟

(۴)

روزنامہ "زمیندار" کے خلاف ہماری شکایات (۱) حکومت (۲) صحافتی مشاورتی کمیٹی (۳) زعمائے مسلم لیگ (۴) علمائے اسلام اور (۵) مسلمانانِ پاکستان کے سامنے ہیں۔

روزنامہ "زمیندار" کے خلاف ہماری شکایات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ۱۹۷ احمدیوں کے قافلہ کے متعلق جو گزشتہ دسمبر کے اواخر میں شیخ بشیر احمد ایڈووکیٹ لاہور کی سرکردگی میں قادیان گیا تھا ٹائمز آف انڈیا نے اپنے نامہ نگار کی جو رپورٹ اپنی ۲۹ دسمبر ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں شائع کی روزنامہ زمیندار نے اسکو بالکل محرف ومبدل کر لیا اصل رپورٹ اردو صحیح ترجمہ اور "زمیندار" کا محرف ترجمہ الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۵۱ء میں شائع ہو چکا ہے۔ "زمیندار" نے جو تحریف کی اس کی وضاحت مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) اصل رپورٹ میں تو صرف یہ کہا گیا تھا کہ شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور نے جیع کے اجلاس کی صدارت فرمائی۔ زمیندار نے عوام مسلمانانِ پاکستان کو فریب دینے کے لئے کہ پاکستان کے احمدی ہندوستان میں جا کر پاکستان کے خلاف تقریروں میں حصہ لیتے اور اس طرح نعوذ باللہ پاکستان کے خلاف غداری کے مرتکب ہوتے ہیں اپنی طرف سے یہ بات گھڑ لی ہے کہ معاصر کی اپنی مظنونہ باتیں جو سراسر جھوٹ ہیں شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی صدارت میں کہی گئی ہیں۔ اور انہوں نے گویا اس میں عملی حصہ لیا۔ حالانکہ ان کی صدارت میں کوئی ایسی تقریر نہیں ہوئی۔ اور یہ بات ٹائمز کی رپورٹ سے ظاہر ہوتی ہے۔

(۲) پھر ٹائمز کی رپورٹ میں یہ تو کہا گیا ہے کہ حکیم خلیل احمد صاحب بہاری نے (جو ظاہر ہے کہ بھارت کا شہری ہے) کہا تھا کہ پاکستان میں تین احمدی قتل کئے گئے ہیں وہ اسلامی تحریک کا نتیجہ ہیں۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مقرر کا اشارہ مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کی طرف ہے جیسا کہ الفضل میں جو روئداد چھپی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا موضوع تقریر ہی مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کی حقیقت تھا۔ جو قتل مرتد وغیرہ مسائل کا عقیدہ رکھتی ہے۔ اور جو تقسیم سے پہلے بھی پاکستان کے قیام کے خلاف تھی۔ اور تقسیم کے بعد بھی مسلم لیگ اور پاکستان کی مسلم لیگی حکومت کی سخت مخالف ہے۔ جو نہ صرف موجودہ پاکستانی حکومت پر جائز و ناجائز نکتہ چینی کرتی ہے۔ بلکہ موجودہ حکومت کے صاحبانِ اقتدار کی قیادت چھین کر اپنے صالح ہاتھوں میں لینا چاہتی ہے۔ جس کے لیڈر مودودی صاحب ڈیڑھ سال تک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت نظر بند رہ چکے ہیں۔ جس کے اخبارات "تسنیم" و "قاصد" کی حکومت نے ایک ایک سال کے لئے اشاعت روک دی ہوئی ہے۔ ٹائمز کی رپورٹ سے تو یہی نکلتا ہے کہ حکیم خلیل احمد نے حکومت پاکستان کی ایک شدید دشمن جماعت کی مذمت کی ہے اور احمدیوں کے قتل کو ایسی تحریکوں کا نتیجہ بتایا ہے۔ لیکن زمیندار کے ابوالتحریف والتصرفات صاحب نے اس بات کو الٹ پلٹ کر بالکل متضاد بنا دیا ہے۔ اور اس طرح دھوکہ دیتے ہیں کہ گویا تقریر میں کہا گیا تھا کہ "پاکستان کی حکومت جو اسلامی تحریک کا نتیجہ ہے مرزائیوں کی حفاظت سے قاصر رہی ہے۔" ٹائمز کی یہ رپورٹ تو یہ ظاہر کرتی ہے کہ پاکستان کی حکومت کی مخالف اسلامی تحریک کے نتیجہ میں یہ بات ہوئی ہے لیکن یہ صاحب تحریف سے کام لے کر اس کو حکومت پاکستان بنا دیتے ہیں۔

جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

(۳) ٹائمز کی رپورٹ میں تو صرف بھارت کی سیکولر حکومت کے متعلق کہا گیا ہے کہ اس کے زیر سایہ ہر مذہب کے پیروؤں کو آرام ہے۔ اور احمدی مسلمان مطمئن ہیں مگر "زمیندار" کے ابوالموضوعات اپنی طرف سے پاکستان کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں۔ اور یہ بات گھڑ لیتے ہیں۔ کہ تقریر میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان احمدیوں کی حفاظت سے قاصر رہی ہے کتنی شرمناک تحریف ہے۔

(۴) پھر ٹائمز کی رپورٹ میں کہیں نہیں آیا۔ کہ کسی تقریر میں کہا گیا کہ ہندوستان کی حکومت نعمت اللہ ہے۔ اور مرزائی اس حکومت کے انتہائی وفادار ہیں۔ لیکن "زمیندار" کے ابوالموضوعات یہ باتیں اپنی طرف سے رپورٹ کے ترجمہ میں گھسیڑ لیتے ہیں تاکہ پاکستان کے بھولے بھالے مسلم عوام کو یہ فریب دیا جائے کہ پاکستان کے احمدی بھی دراصل بھارت کے وفادار ہیں۔" (الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۵۱ء)

روزنامہ زمیندار نے یہ محرف ومبدل ترجمہ کر کے نہ صرف صحافتی بددیانتی کا ارتکاب کیا۔ بلکہ اس نے ایسا عمداً اور دانستہ اس لئے کیا کہ جماعت احمدیہ پاکستان کے خلاف عوام پاکستان کے دلوں میں نفرت پیدا کی جائے۔ اور پاکستان کے وفادار شہریوں کا استخفاف کیا جائے۔ تاکہ عوام مشتعل ہو کر پاکستان کے احمدیوں کی زندگی دوبھر کر دیں۔

روزنامہ "زمیندار" کے محرف ومبدل ترجمہ کو لے کر روزنامہ "مغربی پاکستان" نے بھی ایک اداریہ احمدیوں کے خلاف پاکستان میں نفرت پھیلانے کی غرض سے سپرد قلم کیا۔ اور "آزاد" احراریوں کے ترجمان نے اس محرف ومبدل رپورٹ کو اور روزنامہ "مغربی پاکستان" کے مذکورہ بالا اداریہ کو شائع کیا۔ اور روزنامہ "احسان" نے بھی اسی رپورٹ کے محرف ومبدل ترجمہ کو بلا تبصرہ شائع کیا۔ اس طرح روزنامہ زمیندار کے محرف ومبدل ترجمہ رپورٹ کی وسیع پیمانہ پر ملک میں اشاعت کی گئی۔ جس کی بہت حد تک ذمہ واری "زمیندار" پر عائد ہوتی ہے۔ کیونکہ اس افترا طرازی میں اولیت کا سہرا اسی کے سر ہے۔

(۲) اصل میں "ٹائمز آف انڈیا" کے نامہ نگار کی رپورٹ بھی واقعات کی صحیح آئینہ دار نہیں ہے۔ اس نے اصل واقعات پر اپنے ملک وقوم کے پیش نظر خاص رنگ چڑھا لیا تھا۔ اس لئے "زمیندار" کے خلاف ہماری صرف یہ شکایت نہیں ہے۔ کہ اس نے احمقانہ بندارانہ رپورٹ کے متعلق تحقیقات نہیں کی۔ جو ایک دیانتدار صحافی کا معمولی فرض ہے۔ بلکہ اس نے اس رپورٹ کو بھی دیدہ دانستہ محرف ومبدل کیا۔ اور اس کو ایسا رنگ دیا۔ جس سے احمدیوں کے خلاف مسلمانانِ پاکستان کو زیادہ سے زیادہ بھڑکایا جا سکے۔ ہم نے اس کی وضاحت ۱۴ جنوری ۱۹۵۱ء کے الفضل میں کی ہے۔

(۳) ۱۵ جنوری ۱۹۵۱ء کو مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے اپنا ایک بیان مختلف اخبارات کو اس غرض سے شائع کرنے کے لئے بھیجا کہ روزنامہ "زمیندار" نے جو غلط فہمیاں پھیلائی ہیں ان کی تلافی ہو جائے۔ اور اصل اور صحیح واقعات سے عوام واقف ہو جائیں۔ اس بیان کی ایک کاپی جیسا کہ ہم کو معلوم ہوا ہے روزنامہ "زمیندار" کو بھی بھیجی گئی اگرچہ روزنامہ "احسان" اور روزنامہ "مغربی پاکستان" نے اس بیان کا کچھ حصہ شائع کر دیا۔ مگر روزنامہ "زمیندار" نے باوجود وعدہ کے بیان تو شائع نہ کیا۔ مگر اس سے ایک ٹکڑا لے کر اس پر اور بھی غلط فہمیوں کی عمارت تیار کرنے کی کوشش کی۔ اور موضوع سے ہٹ کر احمدیوں کے خلاف منافرت کے جذبات بھڑکانے کے لئے ایک اور جھوٹا الزام یہ لگا دیا کہ ضلع گورداسپور کا پاکستان سے کٹنے کا باعث احمدیوں کا وہ میمورنڈم تھا جو مسلم لیگ کی ہدایات کے مطابق ریڈ کلف کمیشن کے سامنے شیخ بشیر احمد مذکور نے پیش کیا تھا۔ (ملاحظہ ہو روزنامہ زمیندار مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۵۱ء)

حکومت اور زعمائے مسلم لیگ جانتے ہیں کہ یہ الزام سراسر جھوٹا ہے کیونکہ احراریوں کے اخبار "آزاد" اور روزنامہ "زمیندار" نے جب یہ الزام پہلے پہل لگایا تھا تو حکومت نے اپنے ایک بیان میں اس کی پُر زور تردید کر دی تھی۔ اب روزنامہ "زمیندار" نے بلا وجہ بغیر موقعہ ومحل کے اس الزام کو ازسرِ نو محض اس غرض سے دوہرایا کہ احمدیوں کے خلاف عوام پاکستان کے جذبات منافرت کو ہوا دی جائے۔

(۴) روزنامہ "زمیندار" نے اپنی اشاعت ۲۴ جنوری ۱۹۵۱ء میں قادیان کے مذکورہ بالا احمدی قافلہ کے متعلق ایک یہ جھوٹا الزام لگایا ہے کہ احمدیوں نے ۱۵ ہزار روپے کا تجارتی مال جس کی برآمد قانوناً منع تھی اپنے بستروں وغیرہ میں چھپا کر پاکستان میں سمگل (Smuggle) کرنے کی کوشش کی یہ جھوٹا الزام بھی پہلے جھوٹے الزاموں کی طرح نہایت سنگین ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ الزام سراسر "زمیندار" کا وضعی اور خودساختہ ہے۔ اور اس سے بھی اس کی غرض یہی ہے کہ وہ پاکستان کے احمدیوں کے خلاف جو ملک کے نہایت وفادار شہری ہیں عوام میں منافرت کے جذبات بھڑکائے جائیں۔ اور ان کے جان ومال کو خطرے میں ڈال دیا جائے۔

روزنامہ "زمیندار" کے خلاف ہماری شکایات کے یہ چند موٹے موٹے پہلو ہیں۔ ہم ان کی کسی قدر تفصیل الفضل کی گزشتہ اشاعتوں میں دے چکے ہیں۔ ہم نے اس مسخرہ پن اور استہزائی انداز کا ذکر عمداً نہیں کیا۔ جس انداز میں یہ جھوٹے الزامات جماعت احمدیہ پر اس مقتدر اخبار کے کالم نویس نے لگائے ہیں۔ اس کا فیصلہ ہم اللہ تعالےٰ پر چھوڑتے ہیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں صاف صاف آتا ہے کہ استہزائی طریق کفار کا طریق ہوتا ہے۔ مومنوں کا یہ طریق نہیں ہے۔ متداول اناجیل سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے خلاف بھی یہودیوں نے یہی طریق اختیار کیا تھا۔ روزنامہ "زمیندار" کے کالم نگار نے ۲۴ جنوری ۱۹۵۱ء میں زمیندار کو خوشخبری سنانے والا مسیح۔ اور "الفضل" کو غل غپاڑہ کرنے والے یہودی ٹھہرایا ہے۔ مگر یہ عیاں ہے کہ آیا یہودیوں کا انداز "زمیندار" نے اختیار کیا ہوا ہے یا الفضل نے۔ اس لئے ہمیں اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس کا فیصلہ خود اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں کر دیا ہوا ہے۔

الغرض حکومت پاکستان اور صحافتی مشاورتی کمیٹی سے ہماری یہ درخواست ہے کہ وہ تحقیقات کر کے اس فتنۂ عظیم کا سدِّباب کریں۔ زعمائے مسلم لیگ

(باقی دیکھیں صہ کالم ۴)

جہاد فی الاسلام ــــ اور ــــ جماعت احمدیہ

(خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی)

جب کفار عرب نے شمشیر و سناں کے ذریعہ اسلام کو نابود کرنا چاہا اور پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس صحابہؓ پر انتہائی مظالم روا رکھے جانے لگے تو ایسے نازک اور روح فرسا ایام میں اللہ تبارک و تعالےٰ نے حضرت رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو پیغام بھیجا اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر الذین اخرجوا من دیارھم (سورۃ حج رکوع ۶)

یعنی وہ اہل ایمان جن پر ظلم کیا گیا اور جن کو کافروں نے ان کے گھروں سے نکال دیا۔ اب ان کو دفاعی جنگوں کی اجازت ہے۔ وہ میدان عمل میں آئیں۔ خدا تعالےٰ کی تائید و نصرت ان کے انتظار میں ہے۔

اس فرمان خداوندی سے صاف ظاہر ہے کہ مسلمانوں نے باذن الٰہی اس وقت دفاعی جنگوں کے لئے تلوار اٹھائی جبکہ کفار کی طرف سے ان پر شدید مظالم ڈھائے جانے لگے اور اپنی طاقت کے بل بوتے پر کافروں نے دین اسلام کو نیست و نابود کرنے کی مذموم کوششیں شروع کر دیں۔

مگر آج حیرت و استعجاب کا مقام ہے کہ احراری لیڈر باوجود اپنے تئیں مسلمان اور اسلام کے علمبردار قرار دینے کے جماعت احمدیہ پر اپنی کانفرنسوں میں اعتراض کر رہے ہیں کہ اس نے غیر مسلم لوگوں سے کیوں جہاد نہیں کیا اور سیدنا حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں کیوں جہاد بالسیف کی ممانعت فرمائی ہے اس کا اصولی جواب مندرجہ بالا آیت کی روشنی میں تو یہ ہے کہ موجودہ زمانہ میں چونکہ کسی قوم نے مسلمانوں پر مذہب کی بنا پر جبر و اکراہ نہیں کیا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد بالسیف کی اجازت نہیں فرمائی۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر فی الحقیقت دور حاضرہ میں جہاد کی ضرورت تھی تو ہمیں بتایا جائے کہ مسلمانوں نے کب اور کس مقام پر اور کس غیر مسلم قوم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مذہب کی خاطر جہاد کیا کہ احراری لیڈروں کا جماعت احمدیہ پر اعتراض کرنا دیانتداری پر مبنی سمجھا جائے۔

جب یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے کسی ایک فرقہ اور جماعت نے بھی ایسا جہاد کسی قوم سے نہیں کیا تو احراری لیڈروں کا اعتراض کیونکر درست قرار دیا جاسکتا ہے؟

چنانچہ جماعت احمدیہ کے مشہور معاند مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مولوی ظفر علی خانصاحب آف زمیندار کے اس اعتراض کے جواب میں کہ:۔

"اہلحدیث جہاد کیوں نہیں کرتے"

لکھا ہے کہ:۔

"اس کا جواب میں نے اپنی تقریر ہی میں دیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اصل جہاد تو واقعی ایسا ضروری ہے کہ حدیث شریف میں آیا ہے جو مسلمان جہاد نہ کرے نہ جہاد کی نیت رکھے وہ نفاق پر مرے گا .... یہ جہاد تو آجکل اہلحدیث کریں نہ شیعہ کریں بلکہ نہ خود مولوی ظفر علی خاں اور ان کے ہمنوا کریں ...... پھر کیوں کہا جاتا ہے کہ اہل حدیث جہاد نہیں کرتے"

(اخبار اہلحدیث ۵ اپریل ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۶)

اس عبارت سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی مراد یہ ہے کہ جبکہ شرائط جہاد ہی مفقود ہیں تو اہلحدیث اور دیگر مسلمانوں کے فرقے کیونکر جہاد کر سکتے ہیں۔ لیکن احراری لیڈروں کو کون سمجھائے کہ ان کا جماعت احمدیہ پر جہاد نہ کرنے کا اعتراض بے بنیاد ہی نہیں بلکہ اس اعتراض کی زد سے نہ تو ان کی اپنی ذات بچتی ہے اور نہ دیگر فقہائے اسلامیہ۔

شرائط جہاد کی عدم موجودگی میں اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو غیر مسلموں کے ساتھ جہاد کرنے کی تعلیم دیتے تو اس کے صاف یہ معنی بنتے کہ آپ (نعوذ باللہ) خلاف اسلام ایک جدید مذہب کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔ ایسا کرنا یقیناً آپ کی مقدس بعثت کے مقصد کے خلاف ہوتا کیونکہ آپ کی آمد کی بڑی غرض یہ بھی تھی یحی الدین و یقیم الشریعۃ۔

موجودہ زمانہ کے حالات کے پیش نظر جہاد کے بارہ میں جو ضروری تعلیم تھی وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی۔ چنانچہ آپ ایک مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"تلوار کے جہاد کا طریق بوجہ شرائط جہاد نہ ہونے کے ان ایام میں ہٹا دیا گیا ہے اور ہمیں حکم ہے کہ کافروں سے ویسا ہی سلوک کریں جیسا کہ وہ ہم سے کرتے ہیں اور ہم اس وقت تک تلوار نہ اٹھائیں جب تک کہ وہ ہم پر تلوار نہ اٹھائیں"

(حقیقۃ المھدی صفحہ ۱۹ ترجمہ از عربی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل کے زمانہ کی تاریخ پر نگاہ ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ تیرھویں صدی کے مجدد حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بھی یہی تھا کہ ان لوگوں سے جہاد نہ کیا جائے جو مسلمانوں پر دین کے معاملہ میں جبر و اکراہ نہیں کرتے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر جبکہ آپ سکھوں سے جہاد کرنے تشریف لے جا رہے تھے کسی نے کہا کہ آپ انگریزوں سے جو اس ملک میں پائے جاتے ہیں کیوں جہاد نہیں کرتے جبکہ وہ اسلام سے تعلق نہیں رکھتے۔ آپ نے جو اس کا جواب دیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ سکھ چونکہ مسلمانوں پر ظلم و تعدی کرتے ہیں اس لئے میں ان سے جہاد کرنے جا رہا ہوں لیکن انگریز چونکہ برادران اسلام پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کرتے ان سے جہاد کرنا ازروئے اسلام ممنوع امر ہے۔

اس حقیقت کو واضح کر دینے کے بعد کہ جماعت احمدیہ کا جہاد کے بارہ میں وہی مسلک ہے جو نبی پاک حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضورؐ کے مقدس صحابہؓ اور تیرھویں صدی کے مجدد ربانی حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی بزرگ ہستیوں کا ہے۔ ہمیں باور نہیں کہ احراریوں کی شریعت کے امیر مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری اور دیگر زعمائے احرار اپنی پہلی رٹ سے باز آجائیں جو وہ جماعت احمدیہ کو بدنام کرنے کے لئے عوام میں لگائے جا رہے ہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کو اس سے کچھ سروکار نہیں کہ ایسا کرنے سے جہاں حق و صداقت اور عدل و انصاف کا خون ہوتا ہے وہاں احرار کی اپنی پوزیشن بھی نازک سے نازک تر صورت اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔

ہم نے جہاد کے موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے قبل ازیں بھی "الفضل" کے ذریعہ احراری لیڈروں سے عرض کیا تھا کہ خدارا غلط بیانیوں سے باز آجائیں اور اگر جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنا ہی تمہارا مشن ہے تو دلائل و براہین سے جماعت احمدیہ کا مقابلہ کریں۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ ہماری یہ آواز بہرے کانوں میں پڑی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احراری لیڈروں نے اپنی پرانی روش میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔

چنانچہ ترجمان احرار "آزاد" میں جس کا ملتان "کانفرنس نمبر" حال ہی میں شائع ہوا ہے احراری لیڈروں نے اپنی پرانی روش سے مجبور ہو کر وہی غلط بیانیاں کی ہیں جن کی حقیقت متعدد بار ہم الم نشرح کر چکے ہیں۔ علاوہ دیگر امور کے یہ بھی اعتراض دوہرایا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد کی ممانعت فرمائی ہے اور جماعت احمدیہ نے عملاً جہاد نہیں کیا۔ اس کا اصولی رنگ میں جواب تو ہم اوپر کی سطور میں عرض کر چکے ہیں تاہم اتمام حجت کی خاطر آخر میں ایک اور حوالہ درج کرتے ہیں

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب آف کرنال اپنی کتاب "شرف المحترفین" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اس امر پر علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ جب اسلام اور مسلمانوں کو امن حاصل نہ ہو اور کسی غیر مذہب کے لوگ مسلمانوں کو (خدائے پاک کے وحدہٗ لاشریک اور حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے رسول برحق جاننے اور ماننے اور ان کے احکام بجالانے کے باعث) ستاتے ہوں۔ ان پر ظلم اور تعدی اور بیجا حملے کرتے ہوں۔ اس ظلم سے ہمارے ایمان و اسلام۔ جان و مال آبرو و عزت خطرناک حالت میں ہوں۔ اسلامی شعائر و ارکان اور مذہبی فرائض کے ادا کرنے سے مسلمان روکے جاتے ہوں پس ایسے وقت اور حال میں اگر اپنی جمعیت اور قوت کافی موجود ہو اور کوئی اپنا لائق اور معتمد سردار پیشوا بھی سر پر قائم ہو تو مسلمانوں کو تمام حرفے اور پیشے چھوڑ چھاڑ کر اپنے دین و ایمان جان و مال آبرو و عزت کی حفاظت قائم کرنا اہل فتنہ مخالفوں کے ظلم اور تعدی اور مزاحمت کا دفع کرنا اور بیجا حملوں کا روکنا اور اپنے مذہبی فرائض و احکام کی ادائیگی میں آزادی حاصل کرنا اور ان اغراض کے لئے مخالفوں سے لڑنا مقدم ہے شرح شریف کی اصطلاح میں اسی کا نام جہاد ہے"

(شرف المحترفین صفحہ ۱۵۵ و ۱۵۶ مطبوعہ بلال سٹیم پریس ساڈھورہ)

اب منصف مزاج حضرات غور فرمائیں کہ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب کرنالی نے جن وجوہ کی بناء پر جہاد بالسیف کرنا مسلمانوں کے لئے فرض قرار دیا ہے کیا وہ وجوہ بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھیں کہ آپ اعلان کا جہاد فرماتے؟ جبکہ حالات سے ظاہر ہے کہ آپ کے زمانہ میں قطعاً شرائط جہاد نہ پائی جاتی تھیں تو احراری لیڈروں کا یہ اعتراض کہ آپ نے جہاد کی کیوں ممانعت کی کس طرح معقول اور دیانتداری پر مبنی قرار دیا جاسکتا ہے؟

درخواست دعا

عزیزم سید مجید احمد بعارضہ گلے کی خرابی اور آنکھوں کی تکلیف کے میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب کرام صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں

خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

سرزمین ربوہ کا تاریخی پس منظر

از مکرم ممتاز صحرائی صاحب لنگر مخدوم

قوم سیال کی مختصر تاریخ

اس قوم کے مورث اعلےٰ کا نام رائے سیال تھا اور تاریخ جھنگ سیال میں اس کا اصل وطن "دھارانگری" لکھا ہے۔ نیز درج ہے کہ وہ راجپوتوں میں قوم پنوار کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ اور دھارانگری میں آبادی بڑھ جانے کی وجہ سے علاء الدین خلجی کے زمانے میں اس کا خاندان گھومتا ہوا پنجاب میں داخل ہوا۔ اور حضرت بابا شیخ فریدالدین شکر گنج کی تبلیغ پر رائے سیال مسلمان ہو گیا۔ اس کے بعد بابا صاحب کی ہدایت کے مطابق رائے سیال دو اور ساتھیوں سمیت دوابہ رچنا یا چنبہ میں چلا آیا۔ ایک دو جگہوں پر مستقل سکونت اختیار کرنے میں دقت پیش آئی۔ آخر علاقہ ساہیوال کے سردار مسمی بہاؤ خاں میکن اس سے بہت ہمدردی کے ساتھ پیش آیا۔ اور اسکو اپنے ہاں ٹھہرا کر بعد میں اسکو قابل قدر شخصیت پا کر اپنی لڑکی سوہنی "سوہاگ" بیاہ دی۔ جس کے بطن سے تین لڑکے کوہلی۔ بھرو اور بھنی پیدا ہوئے۔ پھر ان کی اولاد سے یہ خاندان بڑھنے لگا۔ یہاں سے اٹھ کر یہ لوگ دریائے چناب کے مغرب میں آکر آباد ہو گئے جس کو علاقہ کچھی کہتے ہیں۔ چونکہ یہ لوگ زور آور تھے۔ قدیم باشندوں کو زیر کر کے ان پر حکومت کرنے لگے۔ کچھ مدت کے بعد اس خاندان کے ایک سردار مل خاں نے دریائے چناب کے مشرق کی طرف شہر جھنگ کی بنیاد ڈالی۔ اور باقاعدہ ایک ریاست قائم کر کے حکومت کرنے لگا۔ اسکے بعد اس خاندان میں بہت سے سردار گذرے ہیں جنہوں نے اپنی ریاست کو وسیع کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ حتیٰ کہ ایک وقت تھا کہ ملک احمد خاں رہان کے زمانے میں علاقہ چنیوٹ سے آگے پنڈی بھٹیاں اور سول پور نارڑ تک اور سارا دوابہ رچ یا چنبہ میں ریاست جموں کی حدود تک ان کے اقتدار کا طوطی بول رہا تھا۔ اور سکہ تو شاہان دہلی کا چلتا تھا لیکن ان علاقوں میں حکومت ان کی سمجھی جاتی تھی اور اتنے بڑے علاقہ سے یہ لوگ ٹیکس کی رقوم وصول کر کے شاہی خزانہ میں داخل کرتے تھے۔ اور پھر اپنے زیر اثر علاقوں میں اس خاندان کے سردار دوسرے با رسوخ اور طاقتور زمینداروں کو ایک قسم کا تعلقہ دار مقرر کر دیتے تھے۔ انہیں بھی کم ور پبلک بادشاہ کا نمائندہ یا اپنا حکمران تصور کرتی تھی۔

جس علاقہ میں ربوہ واقع ہے۔ یہاں رہان قوم کے ایک خاندان کے ایک فرد کو علاقہ کا سردار دے دیا جاتا تھا۔ اس علاقہ کی شمالی حد ریاست جموں تک چلی جاتی تھی۔ اور یہاں کی تمام قومیں رانجھے گوندل۔ ملک۔ گکوتر۔ نسوآنے۔ بھٹی۔ سمور وغیرہ رہانوں کی رعیت سمجھے جاتے تھے۔ اور وہاں سیالوں کے ماتحت ہوتے تھے۔ اور سیال نواب لاہور کے ذریعہ سے شاہی دربار کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔

اگرچہ احمد نگر کا آباد ہونا بھی اس قسم کے سلسلہ نظام کی ایک کڑی تھی۔ لیکن اسکو مرکزی حیثیت حاصل نہیں ہو سکی۔ رہان قوم کا مرکز کالووال رہا ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ عہد شاہجہان کے آخری ایام میں رہان قوم کے چار مشہور بزرگ ہوئے۔ احمد خاں۔ بہلول۔ بکا۔ چوتھے کا نام معلوم نہیں۔ انہوں نے اپنے نام پر الگ الگ بستیاں آباد کیں۔ احمد خاں نے احمد نگر آباد کیا۔ جو ربوہ کے نزدیک واقع ہے۔

سلطنت مغلیہ کے زوال کے ساتھ سیالوں کے اقتدار کی گدی بھی زوال پذیر ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ احمد شاہ ابدالی کے حملے کے بعد صوبہ پنجاب میں سکھا شاہی کو عروج حاصل ہوا۔ اس قوم کا اقتدار بھی سمٹ کر تھوڑا سا رہ گیا۔ اور ربوہ کے پڑوس میں سیاسی حالات نے عجب طرح کا پلٹا کھایا۔ چھوٹے چھوٹے خاندان اٹھ کر ایک دوسرے کے ساتھ آمادہ پیکار ہو گئے یہ وہ زمانہ تھا۔ جب کہ احمد شاہ ابدالی اور نادر شاہ کے حملے کے بعد ہر طرف طوائف الملوکی پھیل گئی تھی اور پنجاب پر سکھوں کی مختلف بارہ مثلوں کی حکومت تھی۔ ہر مثل اپنے دائرہ اقتدار کو وسیع کرنے میں لاقانونی سے کام لے رہی تھی۔ علاقہ چنیوٹ اور ربوہ کے نواح میں بھنگی سکھوں کی فرمانروائی تھی اور سیال بڑی حد تک سکھوں سے دب چکے تھے اور ان کے "جاگیردار" بن گئے تھے۔ رہانوں کے خاندان کے زوال کے اثرات بھی نمودار ہو چکے تھے۔ چنانچہ رہانوں کی رعیت کا دستور تھا کہ شادی بیاہ کے موقع پر ایک روپیہ نقد۔ کچھ آٹا اور کچا گوشت کالووال میں اپنے سردار کے ہاں پہنچا کر عملی طور پر اسکی سرداری کو تسلیم کیا جاتا تھا۔ نئے قسم کے سیاسی حالات پیدا ہونے کی وجہ سے اس خاندان کی رعیت کے اطوار بھی بدلنے لگے۔ چنانچہ "دھول دکھیاں" علاقہ ضلع گجرات سے کسی زمیندار کا ایک ملازم اس کے بیٹے کی شادی کے موقع پر روپیہ آٹا اور گوشت اٹھا کر کالووال لئے آتا تھا کالووال ربوہ سے جانب شمال دس بارہ میل کے فاصلے پر واقع ہے کہ راستے میں کھابھڑا کے نزدیک زمینداروں کے ایک ہجوم نے یہ منظر دیکھ کر ندامت محسوس کی اور وہ سامان واپس لوٹا دیا۔ آئندہ کے لئے اس طرف سے کوئی تحفہ نہ آیا۔ اور رہان قوم کے اس سردار عزت بخش نامی کے عہد میں یہ ریاست بھی مٹ گئی۔

انہیں ایام میں بھنگی مثل کے سکھوں نے یہاں کالووال آکر ایک قلعہ تعمیر کر لیا اور سارے علاقہ کو دبا بیٹھے احمد نگر میں بھی ان کی جمعیت موجود رہتی تھی۔ اور چنیوٹ کو مرکز کی حیثیت حاصل تھی۔ یہاں یہ لوگ من مانی کارروائیاں کرتے تھے۔

اس زمانے میں شہر گوجرانوالہ سکھوں کی سب سے بڑی مثل "شکر چکیہ" کا گڑھ تھا۔ جس کا پہلا سردار چیرت سنگھ تھا۔ اور اس نے اپنی شجاعت کے بل پر ارد گرد کا بہت سا علاقہ فتح کر رکھا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد ۱۷۷۴ء میں اس کا بیٹا نہال سنگھ گدی نشین ہوا۔ جس نے بھنگی مثل کے ساتھ لڑ کر ایک معرکہ میں جان دیدی اور اسکے بعد سکھ قوم کا مشہور حکمران راجہ رنجیت سنگھ شکر چکیہ مثل کی گدی پر بیٹھا جو کہ اسی نہال سنگھ کا بیٹا تھا۔

رنجیت سنگھ کی شادی کہنیا مثل کے ایک سردار جے سنگھ کی لڑکی سے ہوئی تھی۔ نیز اسکو والئے کابل شاہ زمان کی حمایت حاصل ہو گئی۔ ان وجوہ کی بنا پر اسکی قوت بہت بڑھ گئی۔ اسلئے اس نے ۱۷۹۹ء میں بھنگی مثل کے سرداروں سے لڑ کر لاہور چھین لیا۔ اور پھر دوسرے مقامات بھی چنیوٹ سمیت حاصل کر لئے۔ اس طرح چنیوٹ احمد نگر کالووال بھی ان کی حکومت میں شامل ہو گیا۔ ان دنوں چنیوٹ میں بھنگی مثل کا حاکم سردار دیسا سنگھ مقرر تھا۔

اب اگرچہ اس علاقہ کے حکمران تو سکھ تھے لیکن مالگذاری وصول کرنے کے لئے خالصہ حکومت کی طرف سے علاقوں میں بڑے بڑے زمیندار بطور کاردار مقرر تھے۔ یہ کاردار عدالتی فیصلے بھی کرتے تھے۔ ٹیکس اور جرمانے کی رقوم وصول کر کے سرکاری خزانے میں داخل کرتے تھے۔ ربوہ کے پڑوس میں کالووال کے رہان اس عہدہ پر فائز تھے۔ جو اس سے قبل بہت بڑا عروج کا زمانہ دیکھ چکے تھے۔ یہ سلسلہ ۱۸۴۹ء تک رہا۔ بعد میں پنجاب پر انگریزوں نے قبضہ کر لیا۔ اور ہر لحاظ سے ملکی حالات کا نقشہ بدل گیا۔

نیا دَور

۱۹۰۱ء سے ربوہ کے پڑوس کے علاقہ کا ایک خوشگوار دور شروع ہوتا ہے۔ جب کہ سارے "دوابہ رچ یا چنبہ" یا کرانہ بار کو نہر لوئر جہلم جاری کر کے آباد کر دیا گیا۔ اس سے قبل یہ علاقہ ایک خوفناک جنگل تھا۔ جس میں بے شمار درندوں اور دوسرے جنگلی جانوروں کے ٹھٹ کے ٹھٹ گھومتے پھرتے تھے۔ دور دور بستیاں آباد تھیں۔ انسانی آبادی آج کی طرح زیادہ تعداد میں نہ پائی جاتی تھی۔ کئی لوگ خانہ بدوشوں کی طرح اپنے مویشیوں اور بال بچوں کو لے کر ادھر ادھر گھومتے رہتے تھے۔ کھیتی باڑی کرنے کے لئے آسانیاں میسر نہ تھیں۔ اسلئے کہیں کہیں یہ لوگ کچھ فصل کاشت کر لیا کرتے تھے۔ ورنہ ان کی زندگی کا انحصار زیادہ تر پیلو، ڈیلے، پیپو، گلوٹ اور کنار وغیرہ جیسے جنگلی پھلوں یا دودھ لسی اور گوشت پر ہوتا تھا۔ اس وقت ان لوگوں کی صحت بہت اعلےٰ ہوا کرتی تھی۔ ضروریات زندگی سے زیادہ مجبور ہو کر کبھی کبھی دس بیس پندرہ یا سو پچاس تک یہ آدمی مل کر کہیں سے مال مویشی لوٹ کر لے آتے تھے بعض دفعہ ایسے واقعات کے نتیجہ میں بڑی خونریز جنگیں ہو جاتی تھیں۔ چنانچہ ایسی جنگیں اس علاقہ کے قدیم باشندوں کے درمیان سرزمین ربوہ پر بھی لڑی گئی ہیں۔ اور ایسی جنگیں پھر خونی یا علاقائی سوال کی صورت اختیار کر لیتی تھیں۔

کپڑا نایاب ہوتا تھا۔ اسلئے مرد عورتیں ہاتھ کے بنے ہوئے کپڑے کا مختصر سا لباس تیار کر کے پہنتے تھے۔ عورتیں کرتے کی بجائے ایک چھوٹی سی واسکٹ پہنتی تھیں۔ جس کو یہ لوگ اپنی زبان میں "چولی" کہتے تھے۔ اسکے پہننے سے سینہ اور پیٹ چھپ جاتا ہے مگر پشت ننگی رہتی تھی۔ غرض نہر کے جاری ہونے سے پہلے یہ لوگ عجب طرح کی جنگلی زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن جب ۱۹۰۱ء میں نہر لوئر جہلم جاری ہو گئی۔ ان لوگوں میں زمین تقسیم کی گئی۔ جنگل صاف ہو گئے۔ نئے گاؤں آباد ہو گئے اور ان کی تعلیم و تربیت کے لئے سکول جاری ہونے لگے۔ تو ان کی زندگی میں انقلاب آ گیا۔ اور ان کی معاشرت اور تمدن کا سٹائل ہی بدلنے لگا

اب بھی ارد گرد کے دیہات کا کوئی ان پڑھ باشندہ ربوہ میں آجائے۔ تو ربوہ والے اسکی ہیئت کذائی اور طرز کلام اور چال ڈھال کو دیکھ کر ضرور حیران ہوتے ہوں گے۔ لیکن یقین جانئے یہ چال ڈھال بڑی حد تک بدلی ہوئی اور اصلاح یافتہ ہے۔ ورنہ آج سے پچاس برس پہلے کا کوئی مقامی باشندہ اصلی روپ میں ربوہ والوں کے بیچ میں گھس آئے تو اسکے سر اور ڈاڑھی کے بکھرے ہوئے بال، پھٹے ہوئے خونیں دیدے، بالوں سے ڈھنپا ہوا موٹا تازہ بدن، چوڑا چکلا سینہ دیکھ کر اسے ایک عجوبہ قرار دیں گے۔

نہر لوئر جہلم کے اجرا سے دو تین سال پہلے اس علاقہ میں اتنا خوفناک قحط پڑا تھا کہ اسکی نظیر نہیں ملتی۔ علاقہ کی بستیوں میں بالکل تھوڑی سی انسانی آبادی رہ گئی تھی اور بے شمار لوگ اپنے مویشی لے کر اس علاقہ سے بھاگ کر دریائے چناب کے

(باقی صفحہ پر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۲۲۳: میں علی محمد ولد چوہدری اللہ دین صاحب عمر ۵۴ سال ساکن میسو گیگا ڈاکخانہ سوکنونڈ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ رمئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت چھ کنال چاہی واقعہ موضع بھینگا ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ جس کی قیمت ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ کاشتکاری پر ہے۔ جس کی آمدنی سالانہ ۲۰۰/- روپیہ ہے۔ اراضی ۶ کنال اور سالانہ آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہوئی تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی۔

العبد علی محمد ولد امام الدین

گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا

گواہ شد: چوہدری دین محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جوہڑمنڈ

وصیت ۱۲۲۶۰: میں امۃ الحفیظ احمدی بنت چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب عمر ۱۰ سال سکنہ چک ۹ پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ رفروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیورات طلائی قیمتی ایک سو روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی روپیہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ الحفیظ بنت چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب۔ گواہ شد: مہرالدین سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد: محمود شجاعت علی انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۲۷۴: میں فضل دین ولد مولا بخش صاحب عمر ۷۴ سال ساکن جوہڑمنڈہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ رمئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت نقد مبلغ ۵/- روپیہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہیں۔ اور میرا گذارہ ماہوار پنشن مبلغ ۳۰/- روپیہ پر ہے۔ مبلغ ۵۰۰/- روپیہ اور ماہوار پنشن ۳۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے اگر کوئی جائداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور رہوگی۔

العبد:۔ فضل الدین ولد مولا بخش سابقہ سکونتی شکار ماچھیاں

گواہ شد:۔ چوہدری دین محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ جوہڑمنڈہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۲۹۹: میں عبد الحفیظ خان ولد ملک امۃ اللہ دکھا صاحب عمر ۲۸ سال سکنہ محلہ سلطان پورہ ڈاک خانہ نولکھا ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ رمئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ ماہوار آمد بذریعہ ملازمت ریلوے مبلغ ۱۰۵/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عبد الحفیظ خان احمدی اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر محلہ سلطانپورہ ۲۴۴ مالا بار سٹریٹ لاہور

گواہ شد:۔ مرزا مولا بخش ولد میراں بخش صاحب سکنہ فیض باغ لاہور۔ گواہ شد:۔ سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا لاہور

وصیت ۱۲۳۸۹: میں محمد اسماعیل ولد امام الدین صاحب عمر ۳۵ سال ساکن نوکریاں ڈاک خانہ جوہڑمنڈ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ رجون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اراضی اڑھائی کنال موضع شکارپور ضلع گورداسپور میں تھی۔ واپس ملنے پر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ سالانہ آمدنی از قسم زمینداره پر ہے۔ جو یکصد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ محمد اسمٰعیل موصی مذکور

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد دین محمد پریذیڈنٹ۔

وصیت ۱۲۳۹۱: میں عبد الکریم ولد امام الدین صاحب عمر ۲۹ سال ساکن نوکریاں ڈاکخانہ جوہڑمنڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ رجون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اراضی اڑھائی کنال موضع شکار ضلع گورداسپور میں تھی۔ واپس ملنے پر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ سالانہ آمدنی مبلغ ۸۰/- روپیہ پر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عبد الکریم موصی مذکور گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ دین محمد پریذیڈنٹ

وصیت ۱۲۴۷۲: میں مریم بی بی زوجہ شیخ اشفاق احمد صاحب عمر ۳۰ سال ساکن دنیاپور ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ رستمبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپیہ کانٹا طلائی وزنی چھ ماشہ قیمتی ۵۰/- روپیہ۔ انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ قیمتی ۲۵/- روپیہ سونا ڈلی وزنی ۶½ ماشہ قیمتی ۵۵/- کل جائیداد مبلغ ۵۳۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی رقم یا کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ الامۃ:۔ مریم بی بی بقلم خود

گواہ شد:۔ شیخ اشفاق احمد خاوند موصیہ

گواہ شد:۔ سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۵۹۲: میں امۃ القدیر تسنیم زوجہ عبد الکریم صاحب دار الفضل قادیان حال کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳ رجولائی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مبلغ ۱۵۰۰/- پندرہ سو روپیہ حق مہر ہے۔ جو بذمہ خاوند عبد الکریم صاحب ولد قادر بخش صاحب ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اس لئے میں اس حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ امۃ القدیر زوجہ عبد الکریم معرفت حمید الرفضل الدین صاحب اوورسیر پورہ بلڈنگ بھاٹا سٹریٹ ۹۳ گورو تیغ بہادر روڈ کرشن نگر لاہور

گواہ شد:۔ جلال الدین شمس

گواہ شد:۔ حمید الرفضل الدین والد موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۲۵۸۸: میں نصیر احمد ولد چوہدری محمد دیوان صاحب عمر ۲۳ سال ساکن چک ۳۱۲ ج۔ب ڈاکخانہ چک ۱۱ ج۔ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ رنومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گذارہ زمینداری پر ہے۔ جو سالانہ چھ صد روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور رہوگی۔

العبد:۔ نصیر احمد ولد محمد دیوان صاحب ساکن چک ۳۱۲ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ چوہدری محمد حسین ولد چوہدری شاہ محمد چک ۳۱۲ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ امیر احمد ولد چوہدری پیر محمد چک ۳۱۲ ضلع لائلپور

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۶۲۱: میں محمد بشیر ولد چوہدری بیلے خان عمر ۲۵ سال ساکن چوہڑکانہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ رنومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ساٹھ ۶۰/- روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد بشیر بقلم خود چوہڑکانہ ریلوے سٹیشن ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:۔ قاضی عبد الوحید مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ شیخوپورہ

گواہ شد:۔ خاکسار سید ولائت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۶۴۴۹: میں محمد سعید ولد حکیم عطاء الٰہی صاحب مرحوم ساکن محلہ دار الفضل قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷ رفروری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۵۱ روپے اور قحط الاؤنس مبلغ سوا دو روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد سعید بقلم خود قادیان دار الامان

گواہ شد:۔ امیر الدین موصی ۳۴۴۶

گواہ شد:۔ محمد یوسف آفندی قادیان دار البرکات

بقیہ صفحہ ۵

(ربوہ کا تاریخی پس منظر)

مشرق کی طرف یعنی علاقہ رچنا یا اضلاع لائلپور شیخوپورہ اور گوجرانوالہ کی طرف چلے گئے۔ کیونکہ یہاں نہر لوئر چناب جاری ہو چکی تھی۔ اور ان علاقوں میں قحط کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ بلکہ لوگ آسودہ ہو رہے تھے۔ اسلئے انہوں نے پناہ گزینوں کی کافی امداد کی اور جب ان کی اپنی نہر جاری ہو گئی۔ تو یہ لوگ اپنے وطن واپس آ گئے۔ چونکہ یہ کال سمت ۱۸۵۶ بکرمی میں پڑا تھا۔ اسلئے اس کی ہولناک نوعیت کے پیش نظر اب تک یہ لوگ اسکو اسی سال کے نام پر "چھپنجا" کہتے اور جو لوگ اس سال پیدا ہوئے تھے۔ اب اگر ان کے قول و فعل سے کسی قسم کی کم ظرفی یا کنجوسی ظاہر ہو تو دوسرے آدمی تمسخر کے طور پر انہیں کہتے ہیں "اس میں آپ مجبور ہیں۔ یہ سارا گناہ چھپنجے کا ہے"

یوں بھی آج سے پچاس سال پیشتر اس علاقہ کی اقتصادی حالت اتنی گری ہوئی تھی۔ کہ موجودہ معیار زندگی کے بالمقابل اسے بھی کال ہی کہا جا سکتا ہے۔ اچھی خاصی ذی ہوش آدمی اپنا اور اپنے بال بچوں کا تنور شکم پُر کرنے کے لئے کیکر کی ساخت سے روٹ کو شلغم اور گاجریں چرا کر لانے پر مجبور ہو جاتے تھے ایسی مثالیں بھی پائی جاتی ہیں کہ کئی لوگ بھوک سے تنگ آ کر مردم خور بن گئے۔ چنانچہ ربوہ کی کسی نواحی بستی کے ایک جوان آدمی کو جب کھانے کو کچھ نہ ملا۔ تو وہ حلال حرام گوشت کھانے کا عادی ہو گیا۔ اور زیادہ بگڑ کر راکھشس بن کر آدمیوں پر حملہ آور ہونے لگا۔ ربوہ سے مغرب کی طرف جو پہاڑیاں نظر آتی ہیں ان میں ایک پہاڑی "شرابن" کے نام سے مشہور ہے۔ اس میں ایک بڑا غار پایا جاتا ہے۔ اس غار کو اس مردم خور انسان نے اپنا ٹھکانا بنا لیا۔ اور دور دور سے آدمیوں کو پکڑ کر یہاں لاتا۔ اور چیر پھاڑ کر کھا جاتا۔ کہتے ہیں ایک دفعہ سار بانوں کے ایک قافلہ سے اس کی مڈھ بھیڑ ہو گئی۔ تو انہوں نے تیر مار کر اس کو گرا لیا۔ اور اس علاقہ کو اس بلائے عظیم سے نجات دلائی۔ بدبو دیر تک اس غار کے نزدیک نہیں آنے دیتی تھی۔

ربوہ کے شمال مغرب میں آٹھ نو میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں "پکا نسوآنہ" واقع ہے۔ اس گاؤں میں جماعت احمدیہ بھی قائم ہے۔ یہاں کے ایک نوے سالہ بوڑھے زمیندار بابا مراد نسوآنہ نے مجھے یہ واقعہ سنایا۔

"ایک دفعہ میں اور میرا ایک ساتھی۔ ضلع ٹھٹھہ چندو (متصل ربوہ) سے کچھ فاصلہ پر سے گذر رہے تھے ... ارد گرد خوفناک جنگل پھیلا ہوا تھا۔ اور ہم

دینے قومی رواج کے مطابق چھروں سے مسلح تھے ایک مقام پر دن کے ایک چوڑے اور گھنے جھاڑ کے اندر سے چیخ سنائی دی۔ ہم نے اس جھاڑ کے گرد گھوم کر اندر جھانک کر دیکھا۔ ایک آدمی ننگ دھڑنگ الٹا لٹکا ہوا ہے اور ایک مردم خور چھرا ہاتھ میں لئے کر اس کے گرد گھوم رہا ہے۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر ہم نے مردم خور کو للکارا۔ تب وہ ٹھک چھرا تان کر باہر نکل آیا۔ ہم نے اس کو باہر آتے ہی پکڑ کر زمین پر گرا لیا۔ اور اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا۔ پھر اس لٹکے ہوئے آدمی کو اتار کر باہر لائے اور ابھی چھرے کے زخم سے محفوظ تھا۔ اس نے ہمیں اپنا نام و پتہ بتایا۔ اور کہا میں مویشی چرا رہا تھا۔ کہ اس نے جا کر پہلے دبوچ لیا۔ پھر ہم نے اس آدمی کو حفاظت سے اسکے گھر پہنچا دیا۔

غرض ان لوگوں کو ایسے کئی غیر معمولی واقعات پیش آتے رہتے تھے۔ اور وہ اسی قسم کی زندگی کے عادی ہو گئے تھے۔ اب بھی اگرچہ ہمارے ان پڑوسیوں کی سابقہ یعنی جنگلی زندگی کا حلیہ بالکل بدل چکا ہے لیکن ان کی معاشرت۔ تہذیب اور تمدن میں پرانے اثرات شدت سے نمایاں ہو جاتے ہیں۔ یہ سرزمین ربوہ اور اس کے پڑوس کے تاریخی حالات ہیں۔ اب اس جگہ کا ربوہ کی آبادی کے ساتھ نیا تاریخی دور شروع ہوتا ہے۔ ہمارا ایمان ہے یہ دور اس علاقہ کے لئے ہزاروں مسرتوں کا پیامبر ہوگا۔

سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ توجہ کریں

مولوی محمد یٰسین صاحب انسپکٹر بیت المال چونکہ مورخہ ۱۵/۱ سے فارغ ہو چکے ہیں۔ اس لئے اگر کسی جماعت نے انہیں کوئی چندہ کی رقم داخل خزانہ کرانے کے لئے دی ہو۔ اور وہ اب تک جمع نہ ہوئی ہو۔ تو ایسی رقوم کے متعلق متعلقہ سیکرٹریان مال اور نظارت بیت المال کو فوری طور پر اطلاع دیں۔

(نظارت بیت المال)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۵۱ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے دوست اس کے خادم سلسلہ اور نیک ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد حمید احمد ۸۲/۵ گولیمار کراچی

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو بھانجی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ سید یامین شاہ صاحب مرحوم کی نواسی اور محترم بابو محمد عثمان صاحب قریشی مرحوم کی پوتی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ بچی کو احمدیت کا سچا خادم بنائے۔ اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

خاکسار سید محمد داؤد کلرک ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

پاکستان میں اقوام متحدہ کا دفتر اطلاعات

نئی دہلی - ۲۳ جنوری - معلوم ہوا ہے - کہ اقوام متحدہ جلد ہی کراچی میں ایک اطلاعاتی مرکز قائم کرنے والا ہے ـــــ یہ مرکز مشرق میں اقوام متحدہ کا چوتھا دفتر اطلاعات ہوگا - اسوقت اقوام متحدہ کے دفاتر اطلاعات قاہرہ طہران اور نئی دہلی میں کام کر رہے ہیں - شنگھائی میں بھی ایک دفتر تھا مگر اب اسے بند کر دیا گیا ہے - ـــــ اسوقت پاکستان کو بھی نئی دہلی کے اقوام متحدہ کے دفتر اطلاعات سے خبریں بہم پہنچائی جاتی ہیں - (اسٹار)

اقوام متحدہ کی عمارت میں عبادت کا کمرہ

نیویارک ۲۳ جنوری - نیویارک میں اقوام متحدہ کی نئی عمارت میں جو خاموش کمرہ بنایا گیا ہے - اسے اب تک زیادہ تر صرف ہندوستان اور پاکستان کے وفد کے ارکان استعمال کرتے رہے ہیں - یہ کمرہ عبادت اور وظائف کے لئے ہے اور اس میں بات چیت ممنوع ہے - (اسٹار)

بہاولپور میں دائیوں کی تربیت

لعد الجدید ۲۳ جنوری - زنانہ ہسپتال بہاولپور میں مقامی لیڈی ڈاکٹر کے زیر نگرانی دائیوں کو تربیت دینے کا انتظام کیا گیا ہے - تربیت کی مدت ایک سال مقرر کی گئی ہے - اور اس مدت میں تربیت پانے والیوں کو ۲۰ روپے ماہوار وظیفہ فی کس دیا جائے گا - (اسٹار)

عمان میں پہلے شامی وزیر مختار

دمشق ۲۳ جنوری - کہا جاتا ہے کہ اردن میں شامی وزیر مختار کے نئے عہدہ کے لئے سید نصیب البکری کو شام نامزد کرے گا معلوم ہوا ہے کہ دونوں ملکوں کے مجوزہ سفارتی نمائندوں کے ناموں کے متعلق دمشق اور عمان کے درمیان پیغامات کا تبادلہ ہوا ہے -

شامی وزیر اعظم ڈاکٹر ناظم القدسی کے حالیہ دورہ عمان کے موقعہ پر یہ فیصلہ کیا گیا تھا - کہ شام اور اردن میں سفارتی تعلقات قائم کئے جائیں (اسٹار)

بہاولپور میں بی - سی - جی کا ٹیکہ لگانے کی مہم

بغداد الجدید ۲۳ جنوری - ریاست میں بی - سی - جی کے ٹیکہ کے کام کے لئے ۸۶۰۰ روپے سالانہ کی رقم منظور کی گئی ہے - کام شروع کرنے کے لئے چھوٹے پیمانہ پر اہم منتخب مقامات میں بہاولپور کے وکٹوریہ ہسپتال کے ڈیکیلیٹر اور ریذیڈنٹ ڈاکٹر جمیل الرحمن کی زیر نگرانی جنہیں اس مقصد کے لئے خاص طور پر کراچی میں تپ دق کی بین الاقوامی انجمن میں تربیت دلائی گئی ہے - مہم شروع کر دی گئی ہے مزید تربیت یافتہ عملہ کے دستیاب ہوتے ہی ٹیکہ کے کام کو رفتہ رفتہ زیادہ وسیع پیمانہ پر شروع کیا جائے گا - (اسٹار)

بہاولپور میں کپاس کی برآمد

بہاولپور - ۲۳ جنوری اندازہ لگایا گیا ہے - کہ اس سال ریاست بہاولپور گذشتہ سال کے ۱۲۰۰۰۰ کانٹھوں کے مقابلہ میں ۱۴۰۰۰۰ کانٹھ کپاس برآمد کر سکے گا -

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ستمبر دسمبر ۱۹۵۰ء کے عرصہ میں ۶۲۷۵۴ گانٹھیں کپاس کی اوٹ کر دبائی گئی ہیں -

تیسرے اندازے میں بتایا گیا ہے کہ اس سال ۴۴۳۸۳ رقبہ کپاس کے زیر کاشت ہے - ۳۰۷۳۹۰ ایکڑ میں امریکی اور ۷۶۰۵ ایکڑ میں امریکی اور ۷۶۸۹ ایکڑ میں دیسی کپاس کاشت کی گئی تھی - پیداوار کا اندازہ ۷۷۱۶۳۰ ٹن ہے گذشتہ سال ۱۶۲۰۵۹ ٹن پیداوار ہوئی تھی یہ بھی واضح ہو کہ یکم ستمبر ۱۹۵۰ء سے جنوری ۱۹۵۱ء تک ۱۸۶۴۷ من کپاس اوٹی جا چکی ہے - (اسٹار)

شام اور پاکستان کی تجارت

دمشق ۲۳ جنوری - شامی وزارت اقتصادیات کو شامی وزیر مختار متعینہ کراچی کی طرف سے ایک فوری مراسلہ موصول ہوا ہے - جس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے اُن سے اُن تمام اشیاء اور خام اشیاء اور خام سامان کی فہرست طلب کی ہے - جو شام پاکستان کو برآمد کر سکتا ہے -

پاکستان کی حکومت نے شام سے سفید چینی کی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ضروریات کے متعلق بھی دریافت کیا ہے -

بیان کیا جاتا ہے کہ شامی حکومت اس کا جواب دینے کے متعلق فوری غور و خوض کر رہی ہے - (اسٹار)

آزادی اطلاعات کے متعلق بین الاقوامی معاہدے کا مسودہ

لیک سکسیس ۲۳ جنوری - جنرل اسمبلی کی ۶۰ قوموں پر مشتمل خاص کمیٹی سے خطاب کرتے ہوئے امریکہ کے ایک وزیر مسٹر کارول بلانیڈٹر نے اعلان کیا - کہ آزادی اطلاعات کے بنیادی اصولوں کو مصلحتوں پر قربان نہیں کیا جا سکتا اقوام متحدہ کی یہ خاص کمیٹی آزادی اطلاعات کے بارے میں ایک بین الاقوامی معاہدہ کا مسودہ ترتیب دے رہی ہے - کمیٹی کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر بلانیڈہ نے کہا کہ محض کسی خاص گروہ کی خاطر مصالحت پسندی آزادی اطلاعات کے لئے زہر ہلاہل ثابت ہوگی اور اندیشہ ہے کہیں اس مصالحت پسندی کے وجود سے ایسا طریق رائج ہو جائے جو آزادی صحافت و اطلاعات پر پابندیاں عائد کرنے کا باعث ہو -

آپ نے کہا مملکت کے ہر شہری کا یہ فطری حق ہے کہ وہ اپنے حکام اور اپنی حکومت کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کرے اور اسے اس امر کا بھی حق حاصل ہے کہ آزادی اطلاعات کے مسلمہ ذرائع کی توسط سے اپنے ہم ملکوں اور غیر ممالک کے باشندوں سے رابطہ قائم رکھے -

ملایا کے ایوان تجارت کا مطالبہ

سنگاپور ۲۳ جنوری ملایا و سنگاپور کے مشترکہ ایوان تجارت نے برطانیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ اشتراکی چین کو تسلیم کرنے سے دستبردار ہو جائے اور اشتراکی چین سے متعلق اپنی موجودہ پالیسی میں تبدیلی کرے - اس ایوان تجارت کو ملایا اور سنگاپور کے تمام کاروباری اداروں کی نمائندگی حاصل ہے - ایوان تجارت نے ایک طویل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی ہے جس میں کوریا میں اشتراکی چین کی جارحانہ مداخلت نیز چینی اور ملایا میں اشتراکی چینیوں کی تخریک پسندانہ کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے برطانیہ سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ جمہوریت دشمن چین سے تعلق منقطع کرے -

ہانگ کانگ ۲۳ جنوری - پی کنگ ریڈیو کے اعلان کے مطابق پچھلے مہینے سے تقریباً ۲۵۰ ہزار چینی کارکنوں اور طالبعلموں نے ہوائی بحری اور بری فوج کیلئے بطور رضاکار ٹریننگ حاصل کرنے کیلئے خود کو پیش کیا -

کشمیر مسلم کانفرنس کے کارکنوں کی کانفرنس

راولپنڈی ۲۱ جنوری کشمیر مسلم کانفرنس کے کارکنوں اور لیڈروں کی سہ روزہ کانفرنس آج ختم ہو گئی - جس کی صدارت کے فرائض ۔ ۔ ابراہیم نے سرانجام دیئے جموں و کشمیر کانفرنس ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بات کرائے گئے جس میں شیر احمد خان سابق ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ایڈیٹر ملت کشمیر صدر و جنرل سیکرٹری چنے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محمد یامین ۔ ۔ ۔ شیر احمد کو جائنٹ سیکرٹری چنا گیا -

سنٹرل پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس

لاہور ۲۳ جنوری - آل پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمنٹری بورڈ کا اجلاس ۲۶ جنوری کو چار بجے بعد دوپہر لاہور میں منعقد ہوگا جس کی صدارت کے فرائض وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں صدر پاکستان مسلم لیگ سرانجام دیں گے -

اس اجلاس میں پنجاب مسلم لیگ کے امیدواروں کے لئے ٹکٹ کا فیصلہ کیا جائے گا - خیال ہے کہ ۲۶ جنوری کو ان کے ناموں کا اعلان کر دیا جائے گا جو مسلم لیگ کے ٹکٹ پر انتخاب لڑیں گے -

چینی کمیونسٹوں کی بڑے حملہ کی تیاریاں

ٹوکیو ۲۳ جنوری - کل ساری رات ریخون کو جانے والے راستے پر زبردست جنگ ہوتی رہی جو سوئیل کے شمال میں ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ امریکی فوجیں بڑی تیزی کے ساتھ جنوب کی طرف پسپا ہو رہی ہیں - جنگ میں کبھی امریکی فوجیں آگے بڑھنے میں کامیاب ہو جاتی ہیں اور کبھی کمیونسٹ فوجیں آگے بڑھ جاتی تھیں - لیکن شام کے وقت امریکی فوجیں پسپا ہو گئیں - دو چینی کمیونسٹوں کو جنگی قیدی بنا لیا گیا جو ۴۲ ویں چینی کمیونسٹ ڈویژن سے تعلق رکھتے ہیں کانگ یانگ کے علاقے میں کمیونسٹوں کے زبردست اجتماع کی اطلاع موصول ہوئی ہے - خیال ہے کہ کمیونسٹ بڑے حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں -

اعلان نکاح

رتن باغ - حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی طرف سے اطلاع کے مطابق مکرمی مولوی غلام احمد صاحب نے ۱۶ جنوری ۱۹۵۱ء بعد نماز عصر چودھری بشیر احمد صاحب سرگودہا کا نکاح عزیزہ ناصرہ بیگم بنت چودھری عبد الحی خانصاحب ہاڑیہ ضلع منٹگمری کیساتھ بعوض ۔ ۔ ۔ حق مہر پر پڑھایا احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ دو مخلص خاندانوں کا یہ اجتماع مبارک کرے